جلد ۵۳/۱۸ | ۶ امان ۱۳۴۳ ہش ۔ ۲۱ شوال ۱۳۸۳ھ ۔ ۶ مارچ ۱۹۶۴ء | نمبر ۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۵ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

کل دوپہر کے بعد حضور کو بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات بھی بے چینی رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس کے اخلاق اچھے نہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے

ایسے شخص میں تکبر کی ایک جڑ ہوتی ہے اگر خدا راضی نہ ہو گویا وہ برباد ہو گیا

"اصلاح تقویٰ نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہیئے۔ مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں۔ عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے۔ اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے بچا لے، یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سر دست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ بُرا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رفق، حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے۔" (البدر ۸ مارچ ۱۹۰۳ء)

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب —

برادرم عزیزم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہوں نے امرتسر جا کر ماہر امراض قلب سے معائنہ کروایا ہے۔ نیز خون اور پیشاب کے ٹسٹ کے علاوہ الیکٹرو کارڈیوگرام مشین میں سینے کا ٹسٹ بھی کروایا ہے۔ ان معائنوں کے نتائج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھے نکلے ہیں اور کوئی نقص نہیں نکلا۔ یہ تکلیف ڈاکٹروں کی رائے میں اعصابی کمزوری کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی جس کا علاج جاری ہے۔ احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ عزیزم مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں نیز یہ دعا بھی فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں اولاد نرینہ

تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں کیلئے مناسب حال عمارت کی تعمیر

ذی استطاعت احباب سے عطایا بھجوانے کی اپیل

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

کسی قسم کی ترقی کے لئے تعلیم یافتہ افراد کی اکثریت بے حد ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ جہاں اپنے مفوضہ فرائض بطریق احسن سرانجام دے رہی ہے وہاں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم کے علم کرنے میں بھی دنیا کی کسی قوم سے پیچھے نہیں۔ اسی سلسلہ میں ضلع سیالکوٹ میں گھٹیالیاں کے مقام پر جماعت احمدیہ نے حکومت کی مدد سے ہائر سیکنڈری سکول قائم کیا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں آج سے ۴۸ سال پیشتر پرائمری سکول کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ آہستہ آہستہ یہ مڈل اور پھر ہائی سکول کے درجہ تک ترقی کر گیا اور ۱۹۵۹ء سے یہ ہائی سکول اللہ تعالیٰ کے فضل سے انٹرمیڈیٹ کالج کے درجہ تک ترقی کر گیا ہے۔

اس کالج کی تعمیر کے لئے کالج کمیٹی کی تحریک پر احباب جماعت نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق فراخدلی سے حصہ لیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں عمارت کا کافی حصہ مکمل ہو چکا ہے۔ مگر ابھی سٹاف کوارٹرز وغیرہ کی تعمیر کے لئے مزید روپیہ کی ضرورت ہے۔ میں احباب علاقہ سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ احباب جنہوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ آگے آئیں اور زیادہ سے زیادہ مالی امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے۔ آمین

تحریک دعا

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اپنے تازہ مکتوب میں رقم فرماتی ہیں:۔

"میری طبیعت آجکل پھر خراب رہتی ہے۔ حضرت سیدنا بھائی صاحب (خلیفۃ المسیح علیہ السلام) کی علالت بڑھتی ہوئی کمزوری، منصورہ بیگم (بیگم مرزا ناصر احمد) و محمودہ بیگم (بیگم مرزا منور احمد) نیز منور احمد کی صحت کا فکر یہ سب فکر بہت متفکر بنائے رکھتے ہیں۔ دعا کریں اور تحریک دعا۔ والسلام

مبارکہ"

احباب جماعت خاص توجہ درد اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور ان بزرگوں کی اولادوں کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ اور صحت و سلامتی کے ساتھ دراز عمریں عطا فرمائے۔ ان کے ہر قسم کے ہم و غم کو دور کرے اور انکی مرادات کی راہیں ان پر کھول دے اور اپنے خاص افضال و انعامات اور برکتوں سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ مارچ ۱۹۶۴ء

اسلام کا احیاء ہی دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے

آج زمانے کی حالت یہ ہے کہ سیاسی دنیا کے دونوں بڑے بلاک امریکی اور روسی کم از کم زبان سے یہی پکار رہے ہیں کہ وہ دنیا میں امن چاہتے ہیں ایک ایسی دنیا چاہتے ہیں جو جنگ سے مبرا ہو۔ حیرت یہ ہے کہ روس جو اشتراکیت کا عملی نمونہ ہے آج اس کا سربراہ خروشچیف بھی یہی پکار رہا ہے کہ اس کا مقصد پرامن دنیا قائم کرنا ہے۔

ہمیں لوگوں کی نیتوں پر بدگمانی کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم کو مان لینا چاہیئے کہ یہ لوگ فی الواقعہ یہی چاہتے ہیں جو وہ زبان سے کہتے ہیں بلکہ سچی بات یہ ہے کہ گذشتہ دو عالمگیر جنگوں نے تمام دنیا کو چوکنا کر دیا ہے۔ یہ تمام اقوام کے دل کی آواز ہے۔ اور یہ آواز اس لئے دلوں سے نکل رہی ہے کہ گذشتہ دو عالمگیر جنگوں نے جو تباہی مچائی ہے اس کے آثار ابھی تک باقی ہیں وہ خلاء ابھی تک بھرے نہیں جا سکے جو ان دونوں جنگوں کی وجہ سے انسانی معاشرہ اور انسانی رفتار تہذیب میں پیدا ہو گئے ہیں۔ اس پر اضافہ اس امر نے کر دیا ہے کہ یہ اقوام ان دو مہلک جنگوں کے بعد ایک تیسری جنگ کی تیاری میں مصروف ہیں۔ یہ دونوں بلاک ان جنگوں کے بعد ہی ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ روس نے اشتراکی اصول اختیار کئے ہیں اور اشتراکی اصولوں کا بنیادی اصول یہ ہے کہ سرمایہ داری کو خواہ وہ کسی صورت میں ہو بزور مٹایا جائے۔ تمام دولت ان لوگوں کی ملکیت ہے جو اپنی محنت سے اس کو پیدا کرتے ہیں سرمایہ دار ناجائز طور پر دولت پر قابض ہے اس مقصد کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ ان تمام طاقتوں سے لڑا جائے جو سرمایہ داری کا سہارا بنی ہوئی ہیں۔ ایسی حکومتوں کو بزور مٹایا جائے جو سرمایہ دارانہ جمہوریت کی حامل ہیں۔ روس نے کروڑوں جانوں کو ختم کر کے ایک اشتراکی قسم کی حکومت قائم کی ہے۔ ایسی حکومت بغیر طاقت کے قائم نہیں رہ سکتی اس لئے اس کے سربراہ تمام ملکی قوت کو اپنے قبضہ میں رکھنے کے لئے مجبور رہیں۔

اس طرح انسانی شرف اور ایک دوسرے پر اعتماد بالکل ختم ہو گیا ہے اور انسان بالکل ایک مشین بنتا جا رہا ہے۔ ذاتی قابلیتیں گھن میں آگئی ہیں۔ ایک انسان جو زیادہ کما سکتا ہے کیوں زیادہ کمائے جبکہ اس کی تمام کمائی سرکاری بن جاتی ہے۔ تاہم انسانی فطرت کو ہمیشہ کے لئے دبایا نہیں جا سکتا۔ حال ہی میں خروشچیف نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ زیادہ کام کرتے ہیں ان کو زیادہ کام پر اکسانے کے لئے مادی لالچ دینا ضروری ہے چنانچہ ان لوگوں کی تنخواہوں میں اضافہ کرنا قبول کر لیا گیا ہے۔

پھر اشتراکی سربراہوں کو یہ بھی احساس ہونے لگا ہے کہ مادی طاقت ہی سب کچھ نہیں ہے انہوں نے دیکھا ہے کہ اگرچہ خود انہوں نے بھی ہلاکت کے اسلحہ میں کافی ترقی کر لی ہے ان کے مدمقابل بلاک یعنی امریکہ نے ان سے بھی زیادہ ترقی کر لی ہے۔ یہ ایک ظاہرا اور ٹھوس وجہ ہے اس امر کی کہ اب خروشچیف بھی صلح و امن کا حامی ہو گیا ہے۔ تاہم اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ انسانی فطرت فی الحقیقت جنگ و جدل سے ابا کرتی ہے انسان فطرتاً دنیا میں امن چاہتا ہے۔ اور اس فطرت انسانی کی آبیاری ابتدا ہی سے انبیاء علیہم السلام کرتے آئے ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام دنیا میں عدل و انصاف اور صلح و امن قائم کرنے کے لئے آتے رہے ہیں۔ انسانی فطرت جو پستی کی طرف لڑھکنے کا رجحان بھی رکھتی ہے۔ اپنی اصلی فطرت کا توازن قائم نہیں رکھ سکتی جب تک اخلاقی اصول اس کی نگرانی نہ کریں اور یہ اخلاقی اصول انبیاء علیہم السلام ہی شروع سے دنیا کو دیتے رہے ہیں جو نامعلوم طور پر صدی بعد صدی انسانی فطرت میں مرتسم ہوتے چلے گئے ہیں۔

یہ وجہ ہے کہ آج انسان جنگ و جدل سے بالبداہت نفرت کا اظہار کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تجربات اور مشاہدات نے انسان کو اپنی حقیقی فطرت سے پہلے کی نسبت زیادہ قریب کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تائید کرنے کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ یعنی لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

جنگ و جدل کی ٹھوکروں نے انسانیت کے اس پہلو کو از سر نو بیدار کر دیا ہے اور ان سے وہ پردے کسی حد تک اٹھا دئے ہیں جو سالہا سال کی شیطنت نے اس کی فطرت پر ڈال رکھے ہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آج کا انسان اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اس کو اپنی حقیقت کا عرفان ہو گیا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کے دل پر قرآن کریم کی حکومت پوری طرح مسلط نہ ہو جائے وہ اپنی ازلی فطرت کی معصومی کی جنت کو حاصل نہیں کر سکتا اور اسلام کا مقصد یہی ہے کہ وہ اپنی تعلیم و تربیت سے انسان کو اپنی اولین معصوم فطرت سے دوچار کر دے اور آخر تمام بنی نوع انسان اس سانچے میں ڈھل جائیں جو اس دنیا کو بھی جنت کا نمونہ بنا دے۔

آج تمام دنیا ایک زلزلہ خیز بحران میں سے گذر رہی ہے۔ وہ زنجیریں جو اقوام نے اقوام پر اور انسانوں نے افراد پر ڈالی ہوئی ہیں کمزور ہو رہی ہیں اور ٹوٹتی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت دنیا میں پہلے سے کہیں بہت زیادہ انتشار نظر آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ زلازل ایک نئے انقلاب کا پیش خیمہ ہیں جو نظری اور عملی طور پر دنیا میں آنے والا ہے۔ یہی وہ وقت ہے جس وقت ایک آسمانی رہنما کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی انتشار کی کیفیت متین فکری صاحب نے اپنے مقالہ میں بیان کی ہے۔ جہاں تک اسلامی قیادت کا تعلق ہے متین فکری صاحب نے بھی یہی کہا ہے کہ اس وقت کا مطالبہ ہے کہ اللہ والوں کا ایک ٹولہ ابھرے۔ آج تمام شیطانی دنیا اسلام کے ساتھ ٹکرا رہی ہے اور چونکہ تمام مادی قوت شیطان کے ہاتھ میں ہے اس لئے وہ اپنی مخصوص تہذیب کو نمایاں کرنے کے لئے زیادہ وسائل رکھتا ہے اسلام اس کے سامنے پچک کر رہ گیا ہے اور حالت یہ ہے جو ایک دوسرے دوست ماسٹر امیر عالم نے اپنے ایک مقالہ "مردِ کامل" میں بایں الفاظ بیان کی ہے:۔

انحطاط کی کیفیت:۔ مذہبی مسلمات کی رو سے

مسلمان قوم غیر مسلم اقوام کے سامنے شرمندہ ہے اور معذرت خواہ ہے۔ تہذیبِ حاضرہ کے سامنے پنجوقتہ نماز تضیعِ اوقات سے کم نہیں۔ اسلامی پردہ ثقافت کے منافی ہے ممانعتِ سود۔ تجارت اور صنعت و حرفت کی ترقی میں مانع ہے۔ عید الاضحیٰ کی قربانی ملکی معیشت کے لئے ضرر رساں ہے۔ فریضۂ زکوٰۃ اسراف متصور ہوتا ہے اور حج غیر ضروری مناسک۔ حرمتِ شراب کا حکم تہذیبِ حاضرہ میں ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے سینما۔ تھیٹرز۔ رقص و سرود کو لہو و لعب قرار دے کر ان سے روکنا انسانی زندگی کی دلچسپیوں کو ختم کرنا ہے۔ پردہ عورت کی آزادی کا گلا گھونٹتا ہے۔ یہ سب دقیانوسی باتیں ہیں۔ اسی زمانہ کی ہوا ان کو راس نہیں آتی۔ دیگر مسائل مثل تعدد ازدواج۔ جہاد بالسیف رسم غلامی۔ لونڈی بنانے کا رواج عصمتِ انبیاء۔ قتلِ مرتد۔ اکراہ فی الدین وغیرہ مسائل ایسے اندوہناک مسائل ہیں کہ انکی بحث میں کوئی مسلمان فریقِ مخالف کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

معجزات۔ وحی الٰہی ہستی باری تعالیٰ ملائکہ۔ جنت۔ دوزخ۔ حشر نشر۔ یوم قیامت پرانے زمانہ کے عربوں کے مزاج کے موافق تعلیمات تھیں۔ ان تعلیمات کو آجکل یورپ اور امریکہ کے مہذب تعلیمیافتہ لوگوں کے سامنے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام کے لیڈر۔ ملّا اور چودھری دریں بارہ سب کے سب خاموش اور سرنگوں ہیں۔ اس افسوسناک صورتِ حال کی بجز اس کے اور کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ مسلمان قوم کے افراد کے سامنے کوئی اسوۂ حسنہ موجود نہیں جس کے کردار کی نقل کر کے وہ دنیا و آخرت کو سنوار سکیں۔ اب نقل کریں تو کس کی کریں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو انہوں نے چودہ سو سال پرانی عرب اقوام کا پیغامبر بنا دیا اور آپ کی شریعت

(باقی صفحہ پر)

کوئی ہمارا غیر نہیں ہے

ہم کو کسی سے بیر نہیں ہے — کوئی ہمارا غیر نہیں ہے
بتخانے ہیں دل کے اندر — دیر و گر نہ دیر نہیں ہے
تن میں بلندی روح میں پستی — رینگنا ہے یہ طیر نہیں ہے
پھول ہنسیں اور شبنم روئے — سیرِ گلستاں سیر نہیں ہے

اشک میں ہے تنویر لہو بھی
آج تو دل کی خیر نہیں ہے

قسط اوّل

والد محترم حافظ سید عبدالوحید صاحب مرحوم آف کمرشل ہاؤس کوہ منصوری کے قبول احمدیت کے حالات

شدید مخالفت کے بعد پُرجوش عقیدت

از مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری

تاریخی مباحثہ کوہ منصوری

۱۹۰۹ء تک کوہ منصوری میں مقامی احمدیوں کی تعداد ۵-۶ افراد پر مشتمل تھی جو بالعموم ملازمت پیشہ تھے اور گو بظاہر خاموش لیکن نہایت مخلص تھے۔ گرمیوں میں دو چار احمدی دوست اور باہر سے آجاتے تو جماعت میں وقتی طور پر اضافہ ہو جاتا۔ پرجوش تبلیغ کے سلسلہ میں اس وقت کے احمدیوں میں سے دو دوستوں کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں (۱) مکرم محمد علی صاحب (ابن میاں کلن خان صاحب) جو منصوری و ڈیرہ دون کے درمیانی قصبہ راجپور میں ہوٹل وایجنسی کا کام کرتے تھے۔ (۲) مکرم سید عزیز الرحمٰن صاحب بریلوی (بعد میں مہاجر قادیان) جو مہاراجہ صاحب کپورتھلہ کے ملازم تھے۔ اس ریاست کا ایک محل بنام "شاتو" منصوری میں ہے۔ گرمیوں میں مہاراجہ صاحب کے اسٹاف کے ساتھ سید عزیز الرحمٰن صاحب بھی منصوری پہونچ جاتے تھے۔ ان کی تبلیغ سے منصوری میں پہلے مکرم میاں محمد یامین صاحب (تاجر کتب قادیان وحال ربوہ) اور ان کے بڑے بھائی مکرم میاں محمد یسین صاحب (مرحوم) احمدی ہوئے تھے۔ یہ دونوں بھائی اپنے متمول غیر احمدی والد کی شدید وسنگدلانہ مخالفت سے تنگ آکر حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بحیثیت مہاجر قادیان چلے گئے تھے۔ ان کے احمدی ہو جانے کے بعد منصوری کی خاموش فضا میں جو مخالفت پھر اٹھی اور بڑھ گئی تھی وہ بالآخر مباحثہ منصوری کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ اور تائید ایزدی احمدیت کو جلد پبلک میں صف اول میں لے آئی۔

یہ تاریخی مباحثہ ۱۵-۱۶ نومبر ۱۹۰۹ء میں محل "شاتو" سے اوپر ایک کوٹھی میں منعقد ہوا تھا۔ احمدیوں کی طرف سے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ اور حضرت میر قاسم علی صاحب دہلوی معہ دو اور حضرات کے مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے کی قیادت میں منصوری تشریف لائے تھے۔ ان میں سے صدر مباحثہ حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب اور مناظر حضرت میر قاسم علی صاحب دہلوی تھے غیر احمدیوں کی طرف سے مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے صدر المدرسین مولانا خلیل احمد صاحب۔ مولانا محمد یحییٰ صاحب مدرس۔ مولانا حافظ عبداللطیف صاحب مدرس، اور مولانا حکیم خلیل الرحمٰن صاحب اتالیق شہزادگان امیر یعقوب خان صاحب (سابق فرمانروائے کابل جو ڈیرہ دون میں نظر بند تھے) ہاتین اور مولوی صاحبان کے ساتھ مباحثہ میں شریک ہوتے تھے۔ ان کی جانب سے صدر مباحثہ مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری اور مناظر مولانا محمد یحییٰ صاحب تھے۔

ہمارے خاندان میں احمدیت

مباحثہ "حیات وفات مسیح" اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام" پر دو دن ہوا تھا۔ جو بفضلہ تعالیٰ احمدیت کے حق میں نہایت مؤثر و کامیاب ثابت ہوا۔ اس مباحثہ کے نتیجہ میں ہی احمدیت ہمارے خاندان میں آئی۔ سب سے پہلے ۱۹۱۰ء میں میرے بڑے چچا صاحب مکرم حافظ سید عبدالمجید صاحب معہ اہل وعیال کے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ پھر ان کی تبلیغ سے ۱۹۱۲ء میں میرے چھوٹے چچا صاحب مکرم حافظ سید عبدالحمید صاحب بھی معہ اہل وعیال کے احمدی ہو گئے۔ ان کے بڑے بھائی یعنی میرے والد حافظ سید عبدالوحید صاحب ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ بدستور علمائے زمانہ کے بڑے مداح ودلدادہ تھے۔ اور دلی عقیدت سے ان کو نائب رسول کے مقام پر فائز سمجھتے تھے۔ ان حضرات کے زیر اثر ہی وہ پہلے احمدیت کے شدید ترین مخالف رہے۔ چنانچہ اپنے دونوں احمدی بھائیوں کو انہوں نے سختی سے کہہ رکھا تھا کہ خبردار قادیانیت کی مجھ سے کبھی کوئی بات نہ کرنا۔ سلسلہ کی کتابیں پڑھنا تو درکنار وہ انہیں ہاتھ لگانا بھی معصیت سمجھتے تھے۔ ان دنوں وہ نہایت شدید قسم کے مخالف سلسلہ تھے۔ لیکن جب اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا تو ...... کہ منظر میں پہلے میں احمدی ہوگیا ...... اور پھر ہندوستان میں نو سال بعد قبلہ والد صاحب بھی احمدی ہو گئے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ

لیکن والد صاحب جو پہلے شدید ترین مخالف سلسلہ تھے وہ بھی احمدی کیونکر ہو گئے؟ اس کا جواب اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک عجیب داستان ہے۔ جو ہمارے خاندانی پس منظر و چند بیرونی واقعات پر مشتمل ہے۔ جن کو اختصار سے علی الترتیب ذیل میں پیش کرتا ہوں۔

ہمارا خاندانی پس منظر

ہندوستان کے صوبہ یو۔پی کے ضلع بارہ بنکی میں سیدوں کی ایک بڑی بستی شاہی زمانہ سے تمام مسلمانوں میں زیدپور شریف کے نام سے مشہور چلی آتی ہے۔ ایک عرصہ کی بات ہے کہ وہاں کے سیدوں میں سے ایک بڑا خاندان اپنے ایک متقی وباکمال بزرگ کی سرکردگی میں ہجرت کر کے سہارنپور آگیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد ان بزرگ کا وہاں انتقال ہوگیا۔ اور شہر کے شمالی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ اس جگہ ان کا مزار "حاجی شاہ کمال" کے نام سے ایک شاہی طرز کی قبہ دار عمارت میں آج تک قائم ہے۔ اور ہر سال وہاں عرس کا میلہ لگتا ہے۔ میرے دادا حاجی میراں کریم بخش صاحب ان ہی بزرگ کی اولاد میں سے تھے۔ اور بڑے نیک، متقی، دیندار حنفی المذہب تھے۔

غالباً ۱۸۶۰ء میں عالم جوانی میں دادا صاحب نے بسلسلہ روزگار ڈیرہ دون ومنصوری کی طرف رخ کیا تھا۔ اور ایک بڑے کارخانہ دار تاجر کے ہاں ان کو معقول جگہ مل گئی تھی۔ محنت، دیانتداری اور خدا ترسی سے کام کرنے کے سبب وہ ترقی کرتے ہوئے بالآخر جنرل منیجر ہو گئے تھے۔ دنیا میں ترقی کے ساتھ ساتھ حاسدوں کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ جب اس کارخانہ کے مالک صاحب کا انتقال ہوا تو حاسدوں نے در پردہ اپنے تمام رذیل حربے استعمال کئے۔ اور دادا صاحب پھر مجبوراً ملازمت سے علیحدہ ہو گئے۔

بعدازاں ۱۸۸۸ء میں انہوں نے منصوری میں پانچ صد روپے کے سرمایہ سے اپنی تجارتی فرم "ایم۔ ایم کریم بخش اینڈ سنز" کے نام سے جاری کر دی۔ نیکی، تقویٰ، دیانتداری، خوش معاملگی میں وہ پہلے سے ہی مشہور تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کو تجارت میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دی۔ ۲۵-۳۰ سال بعد جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو بفضلہ تعالیٰ دینی ودنیوی نیک شہرت اور عزت کے ساتھ وہ منصوری اور ڈیرہ دون میں ہندوستانیوں میں سے چوٹی کی فرم کے مالک تھے اور لاکھوں کی جائداد منصوری، ڈیرہ دون اور سہارنپور میں انہوں نے اپنے بعد چھوڑی۔ دادا صاحب مکرم کی زندگی میں ہی میرے والد صاحب اور چچا صاحبان نے سارا کاروبار سنبھال لیا تھا۔ اور خدا کے فضل سے پبلک میں اعلیٰ حکام میں ایک خاص وقعت اور اثر ورسوخ رکھتے تھے جس کو تازیست ان خدا کے بندوں نے خدمت خلق کے لئے استعمال کیا اپنے لئے کبھی نہیں۔ ۱۹۰۶ء میں دادا صاحب نے وفات پائی۔ ان کے چار سال بعد یعنی ۱۹۱۰ء سے ہمارا خاندان بھی احمدیت کی روحانی دولت سے بفضل ایزدی مستفیض ہونا شروع ہوگیا تھا۔

ذکر قادیانیت سے بیزاری

اپنی تجارتی فرم اور تمام جائداد کے تینوں بھائی مشترکہ مالک تھے۔ اور جہاں تک زمینداری کا تعلق ہے، قومی غیرت کے سبب تینوں بھائیوں نے باہمی اتفاق و محبت سے ہی اپنا کاروبار چلایا۔ مگر دینی لحاظ سے فتاوے مولویان نے احمدی وغیر احمدی بھائیوں کے دلوں میں ایک زبردست خلش واحساس تفریق پیدا کر دیا تھا۔ جس کو دور کرنے کا معقول اور سنجیدہ ذریعہ دنیا میں تبلیغ یا تبادلہ خیالات ہی ہوتا ہے۔ مگر جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے حضرات مولوی صاحبان کے زیر اثر والد صاحب اس امر کے سخت مخالف تھے۔ اور برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ چچا صاحبان احمدیت کے بارے میں ان سے کوئی بات بھی کریں یا سلسلہ کی کوئی کتاب دیں۔ اپنے بڑے بھائی کے احترام میں گو چچا صاحبان نے پھر والد صاحب کو بلاواسطہ تبلیغ نہیں کی مگر بالواسطہ تبلیغ کے ذریعہ اس کا تدارک کرتے رہے۔ اور وہ اس صورت میں کہ چچا صاحبان اکثر دوکان پر آنے جانے والوں کو خواہ وہ کسی مشرب ومرتبہ کے ہوں احمدیت کی تبلیغ کرتے رہتے تھے بعض اصحاب جب خصوصیت سے تبادلہ خیالات کے لئے دوکان پر آجاتے تو پھر باقاعدہ احمدیت کا ذکر چھڑ جاتا اور خوب تبلیغ ہوتی۔ ...

یہ تبلیغی آوازیں والد صاحب کے کانوں میں بھی پڑتی رہتی تھیں جس سے بحالت خفگی وہ اپنے دل میں سخت پیچ وتاب کھاتے اور تنگ ہوتے بالآخر جب یہ سلسلۂ تبلیغی گفتگو اُن کی برداشت سے باہر ہونے لگی تو اس قضیہ سے خلاصی پانے کے لئے انہوں نے یہ راہ نجات سوچی کہ ان کے دونوں بھائی تو (معاذ اللہ) مرتد ہو گئے ہیں اور اس مذہبی اختلاف کے سبب مشترکہ کاروبار میں بھی خلل واقع ہونے کا قوی اندیشہ ہو گیا ہے اس لئے بہتر ہے کہ دنیوی بھرم قائم رکھتے ہوئے اب وہ خود ہی اپنے قادیانی بھائیوں سے دوری اختیار کر لیں۔ نہ پاس رہیں گے نہ قادیانیت کا ذکر سنیں گے! اور ناچاقی سے دنیوی عزت بھی برباد نہیں ہوگی۔

اس خیال کے آتے ہی میرے والد صاحب نے اپنے دل میں نہ صرف منصوری کو بلکہ ہندوستان کو ہی ہمیشہ کے لئے خیرباد کہنے کا فیصلہ کر لیا۔ ان دنوں وہ انجمن اسلامیہ کوہ منصوری کے پریذیڈنٹ بھی تھے کمرشل ہاؤس کے قریب علاقہ کلٹری کی مسجد تعمیر کرا چکے تھے پھر منصوری میں ایک اسلامیہ سکول بھی بڑی کوشش سے انہوں نے جاری کرایا تھا اور اکثر قومی کاموں میں بڑی سرگرمی وفراخدلی سے حصہ لیتے رہتے تھے، لیکن اپنے مولوی صاحبان پر حسن ظنی رکھتے ہوئے اپنے دو چھوٹے عزیز بھائیوں کے احمدی ہو جانے پر وہ اس حد تک دل برداشتہ اور نالاں ہوئے کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مکہ معظمہ ہجرت کر جانے کا قطعی فیصلہ کر لیا۔ لیکن جانے سے پیشتر انہوں نے انجمن اسلامیہ مساجد واسلامیہ سکول کے جملہ حسابات کتابی صورت میں چھپوا کر پبلک میں شائع کر دیئے اور آئندہ کے لئے یہ سب کام انجمن اسلامیہ کے سپرد کر کے صفائی کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گئے

منصوری سے مکہ معظمہ

۱۹۱۲ء میں ایام حج کے قریب والد صاحب مجھے اور میری والدہ صاحبہ کو ہمراہ لے کر ہمیشہ کے لئے منصوری کو الوداع کہتے ہوئے مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ بمبئی سے بحری جہاز "ہمایوں" ہمیں جدہ لے گیا جہاں سے شغدف بردار اونٹوں پر سوار ہو کر ہم بالآخر ایک دن مقدس شہر مکہ معظمہ میں وارد ہو گئے ... اللہ اکبر! ایک نئی دنیا میں، اسلامی اخوت ومساوات کی دنیا میں ہم پہنچ گئے تھے ماہ ذی الحج کی ۸ تا ۱۲ معینہ تاریخوں میں ہم حج کرنے کے لئے مکہ سے پہلے منیٰ وہ پھر عرفات گئے۔ وادی عرفات میں ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس پر ایک یادگاری مقام سے قاضی مکہ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ حج پڑھا (حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع اسی مقام سے ارشاد فرمایا تھا) حج کے بعد واپسی پر پہلے مزدلفہ اور پھر منیٰ آئے۔ اور قربانی ورمی کے مناسک حج بجا لا کر وہاں سے تین دن بعد مکہ شریف واپس آ گئے۔ اسی طرح بحمد اللہ ہم اپنے پہلے حج سے فارغ ہوئے اور ... پھر وہیں مقیم ہو گئے۔

صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب

مکہ معظمہ میں والد صاحب یہ سمجھتے تھے کہ ہم قادیانیت سے بہت دور آ گئے ہیں اور اب اسکی آواز بھی ہمارے کانوں میں نہیں پڑے گی لیکن خدا کی شان کہ ۱۹۱۲ء میں حج کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بھی مکہ معظمہ آئے ہوئے تھے اور حضور علیہ السلام کے بڑے معاند مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی بھی اسی سال وہاں پہنچے ہوئے تھے جن کی حرکات سے مکہ شریف میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی آمد کچھ ایسی مشہور ہوئی کہ لوگ بعض دفعہ اشارہ کر کے ایک دوسرے کو بتاتے کہ یہ "ابن قادیان" ہیں۔ والد صاحب تو اپنی دانست میں قادیانیت سے بچ کر مکہ معظمہ پہنچے تھے لیکن قدرت نے وہاں ذکر قادیان کے ساتھ "ابن قادیان" کی زیارت بھی انہیں کرا دی

انہی ایام میں ایک دن عصر ومغرب کے درمیان حرم شریف میں مالکی مصلے کے پاس، قبلہ والد صاحب اور میں دونو بیٹھے ہوئے تھے کہ باب ابراہیم کی طرف سے تین چار ہندوستانی بیت اللہ شریف کی طرف بغرض طواف آتے نظر آئے ان میں سے ایک نہایت خوبصورت باوقار اور متشرع مقطع نوجوان تھے ایک معمر بزرگ اور ایک عرب تھے۔ والد صاحب نے مجھ سے کہا اور مخالفانہ طنزیہ لہجہ میں کہ "دیکھنا! وہ مرزا صاحب کا بیٹا ہے ... وہ مرزا صاحب جنہوں نے ہندوستان میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ بھلا مکہ میں آ کر تو سچی حقیقت معلوم ہو جاتی۔ اب یہ ان کا بیٹا حج کرنے آیا ہے ساتھ والے قادیانی ہیں"! میں نے ادھر دیکھا ... اور بے پرواہی سے کہہ دیا کہ "ہوں گے" اس وقت کیا معلوم تھا والد صاحب کو کہ آئندہ کسی وقت ہندوستان پہنچ کر ہم بھی "قادیانی احمدی" ہو جائیں گے اور اسی مرزا صاحب کے بیٹے کی غلامی کو بصد فخر واحترام اختیار کریں گے۔

المدرسۃ الفخریۃ

مکہ معظمہ میں ایک ہندی النسل عالم السید عبد الحق القاری تھے جو اپنی اعلےٰ علمی اور تدریسی قابلیت نیز عربی اردو، ترکی کے بلند پایہ ادیب و شاعر ہونے کے سبب مکہ بھر میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے ان دنوں حرم شریف سے ملحق باب ابراہیم پر ان کا ایک مدرسہ "المدرسۃ الفخریۃ" کے نام سے مشہور تھا حج سے فارغ ہو کر قبلہ والد صاحب نے مجھے اس مدرسہ میں داخل کر دیا تھا جہاں نوعمر طلباء کو قرآن مجید دینیات کی تعلیم کے ساتھ قرأت اور عربی صرف ونحو بھی سکھائی جاتی تھی۔ مکہ کے طلباء کی صحبت میں رہ کر میں بہت جلد عربی بولنا سیکھ گیا تھا۔ پورے دو سال میں اس مدرسہ میں متعلم رہا۔

مدینہ منورہ میں

اہل مکہ اکثر رجب کے مہینہ میں رجبی شریف منانے مدینہ منورہ جایا کرتے تھے۔ ۱۹۱۳ء میں والد صاحب ہمیں بھی انہی ایام میں مدینہ منورہ لے گئے۔ جہاں پہنچ کر مسجد نبوی کے باب السلام سے تھوڑے فاصلہ پر ہم نے ایک دو منزلہ مکان میں قیام کیا تھا۔ اور گرمیوں کے سبب رات کو بالائی چھت پر سوتے تھے۔ وہاں ایک شب میں نے بہت ہی عجیب نظارہ دیکھا!۔ کافی رات گذرنے پر جب میری آنکھ کھلی اور اتفاقیہ اس وقت میرا منہ حرم شریف کی طرف تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے حضرت رحمۃ للعالمین کے روضۂ اقدس کے سبز گنبد سے ایک نورانی روشنی تیز سرچ لائٹ جیسی ایک عظیم ستون کی شکل میں آسمان تک پہنچی ہوئی ہے۔ میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ آنکھیں ملیں اور پھر دیکھا تو وہ ہی نورانی لائٹ آنکھوں کے سامنے تھی! اللّٰھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم! ؎

"عجب نورے است درجان محمدؐ!

مدینہ منورہ میں ہم بائیس دن مقیم رہے۔ والد صاحب سوائے ایسے دن کے کہ ہم دوسرے تاریخی مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے دور نکل گئے ہوں، پانچوں وقت کی نمازوں میں اکثر مجھے روزانہ مسجد نبوی میں اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور مدینہ میں اور مکہ میں بھی اپنے دونوں قادیانی بھائیوں کی "ہدایت" کے لئے اکثر دردمندانہ دعائیں کیا کرتے تھے جو بعد میں بفضلہٖ تعالےٰ ہم سب کے لئے کرشمۂ ہدایت کے رنگ میں ہی مستجاب ثابت ہوئیں۔ مدینہ منورہ سے جب ہمارے قافلہ کی واپسی کا دن آیا تو فخر دو عالم سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" کے الوداعی پھول نچھاور کرتے ہوئے ہم بھی مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

منصوری سے قطعی بے تعلقی

مکہ مکرمہ واپس آ کر والد صاحب نے ایک دکان شروع کر دی تھی منصوری سے وہاں جو ڈاک آتی اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخبار ورسالہ جات بھی موصول ہوتے رہتے تھے۔ یہ دیکھ کر والد صاحب کو بہت غصہ آتا اور فرماتے "دیکھو! قادیانیت سے خدا کے گھر میں بھی چین نہیں"۔ ان کی مخالفت کے سبب پھر وہ رسالے وغیرہ سب دکان میں ردی کے طور پر ہی استعمال ہو جاتے! والد صاحب نے "قادیانیت" سے دور رہنے اور مکہ معظمہ ہی مستقل بودوباش اختیار کرنے کے ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ پہلے ہندوستان جا کر اپنے خاندانی مشترکہ کاروبار اور جائیداد میں سے اپنا حصہ علیحدہ کر لیں اور پھر مکہ واپس آ کر وہاں کوئی مناسب جائیداد خرید لیں۔ یعنی احمدیت کی مخالفت میں وہ ہندوستان سے قطعی بے تعلق ہو جانا چاہتے تھے اسی خیال سے وہاں کچھ جائیداد بھی انہوں نے دیکھ لی تھیں۔ چنانچہ ۱۹۱۳ء میں جب ہم اپنے دوسرے حج سے فارغ ہوئے تو قبلہ والد صاحب نے مجھے اور میری والدہ صاحبہ کو مکہ معظمہ میں چھوڑ کر خود عارضی طور پر تنہا ہندوستان آنے کا پروگرام مرتب کر لیا۔ اور اپنی غیر موجودگی میں میرے خالہ زاد بھائی مکرمی میر ولی محمد صاحب (اہلحدیث) کو ہمارے پاس رہنے کے لئے ہندوستان سے مکہ معظمہ بلا لیا۔

میر ولی محمد صاحب ایک شریف الطبع دیندار اور اہلحدیث خیالات کے نوجوان تھے۔ تبلیغ کرنے کا انہیں بڑا شوق تھا۔ آریوں اور عیسائیوں سے اکثر تبادلہ خیالات کرتے رہتے تھے۔ "اہل حدیث" لٹریچر پڑھنے کے علاوہ بعض اوقات قادیانی کتب بھی دیکھ لیتے تھے اور احمدیوں سے اچھے تعلقات رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری جب کبھی دہرہ دون تشریف لاتے تو بھائی صاحب بڑے شوق واحترام سے ان سے ملتے۔ وہ جب مکہ پہنچے تو اہلحدیث خیالات کے ہی تھے۔

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے؟

عبد المجید خان مرحوم کا جنازہ انگلستان سے ۶ مارچ کو پہنچیگا

لندن سے آمدہ بعد کی اطلاع مظہر ہے مکرم عبد المجید خان صاحب ابن محترم محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی (جو مورخہ ۲۵ اور ۲۶ فروری کی درمیانی رات لندن میں وفات پا گئے تھے) کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز ۵ مارچ کی بجائے ۶ مارچ ۶۴ء کو سوا بجے بعد دوپہر لاہور پہنچے گا۔ امید ہے جنازہ اسی روز شام ربوہ پہنچ جائے گا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!

ضلع منٹگمری میں احمدی مستورات کے اہم اجتماعات

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ایمان افروز تقاریر

مورخہ یکم مارچ کو منٹگمری میں لجنہ اماء اللہ منٹگمری کے زیر اہتمام خواتین کا ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جس میں صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی اور ایک نہایت جامع تقریر میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب کو احسن پیرایہ میں پیش کیا۔ اس جلسہ میں منٹگمری اور نواحی علاقہ جات کی احمدی خواتین کے علاوہ کافی تعداد میں غیر احمدی معزز خواتین نے بھی شرکت کی۔ اس سے ایک روز قبل حضرت سیدہ موصوفہ نے منٹگمری اور قرب و جوار کی دیگر احمدی جماعتوں کی مستورات کے ایک اجتماع سے بھی خطاب فرمایا۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ مورخہ ۲۹ر فروری کی صبح کو بذریعہ کار ربوہ سے منٹگمری تشریف لے گئیں۔ سوا دس بجے جب آپ کی کار منٹگمری پہنچی تو مقامی احمدی احباب نے آپ کا پُرتپاک خیر مقدم کیا آپ نے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منٹگمری کی کوٹھی پر قیام فرمایا۔

احمدی مستورات سے خطاب

پونے تین بجے مسجد احمدیہ میں آپ نے احمدی خواتین کے جلسے سے خطاب فرمایا اس جلسہ میں منٹگمری کے علاوہ عارف والا، اوکاڑہ چیچہ وطنی۔ گگو منڈی میر دوسانی۔ قبولہ ہڑپہ اور نواحی چکوک ۶/ ۔ ۳۰۰۔ ۹۹۔ ۵ ایل۔ ۳/ ۲ ۳۹ کی احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم۔ اے نے کی انور شاہدہ صاحبہ سیکرٹری مقامی لجنہ نے نظم پڑھی جس کے بعد عہد دہرایا گیا پھر لجنہ اماء اللہ منٹگمری کی صدر بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب نے معزز مہمان کا خیر مقدم کرتے ہوئے اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا۔ بعد ازاں حضرت سیدہ موصوفہ نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ جس میں آپ نے اسلام احمدیت کی غرض و غایت کی وضاحت کرتے ہوئے بڑے دلنشین پیرایہ میں احمدی مستورات کو ان کے اہم دینی فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس ضمن میں اپنے عملی نمونہ کو درست کرنے اور تربیت اولاد کی طرف خاص طور پر دھیان دینے کی تحریک فرمائی تاکہ ہماری آئندہ نسلوں میں دین کے ساتھ گہرا تعلق۔ قرآن کریم سے رغبت اور دین کے لئے قربانیاں کرنے کا ذوق و شوق پیدا ہو۔

آپ کی پر اثر تقریر کے بعد محترمہ اہلیہ صاحبہ عزیز اللہ شاہ صاحب نے ایک نظم پڑھی جس کے بعد محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ مصباح نے مصباح کی اشاعت بڑھانے اور اسکی قلمی معاونت کرنے کی تحریک کی۔ پھر رفیعہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی اور خاکسارہ نے نواحی دیہات اور چکوک میں زیادہ سے زیادہ لجنات قائم کرنے اور رپورٹیں باقاعدہ مرکز میں بھجوانے کی طرف توجہ دلائی۔

آخر میں محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم اے نے لجنہ منٹگمری کی طرف سے حضرت سیدہ موصوفہ کا شکریہ ادا کیا۔ پانچ بجے بعد دعا یہ جلسہ برخاست ہوا۔

اسی دن شام کو سات بجے حضرت سیدہ موصوفہ نے مقامی لجنہ کی مجلس عاملہ میں شرکت فرمائی اور انہیں قیمتی ہدایات دیں۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ میں تقریر

اگلے روز یکم مارچ کو پونے گیارہ بجے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی پر جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع ہوا جس کی صدارت محترمہ بیگم شاہ نواز صاحبہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جو محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم اے نے کی۔ دو بچیوں نصرت و مسرت نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی مشہور نعت علیک الصلوٰۃ علیک السلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ محترمہ صدر صاحبہ مقامی لجنہ نے معزز مہمان کا تعارف کرایا۔ جس کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے موضوع پہ اپنی نہایت بصیرت افروز تقریر شروع فرمائی۔

آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا اعجاز اخلاق کا دیا گیا تھا۔ اس اعجاز میں دنیا کی تاریخ آپ کے مقابلہ میں کوئی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔

آپ نے اخلاق کی تعریف اور اس کی حقیقت کو واضح کرنے کے بعد قرآن مجید احادیث نبویہ تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مختلف تاریخی واقعات سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم پر تفصیلی طور پر روشنی ڈالی اور ثابت کیا کہ سچائی۔ دیانت و امانت۔ تحمل عدل و انصاف ایفائے عہد صبر و استقامت۔ چشم پوشی شجاعت عفو و رحم اور مظلوموں سے ہمدردی وغیرہ میں حضور نے ایسا عدیم المثال نمونہ پیش فرمایا جو اخلاق کو پرکھنے کے ہر معیار پر پورا اترتا ہے اور جس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول بلاشبہ صحیح ہے کہ کان خلقہ القرآن۔ یعنی آپ قرآن مجید کی تعلیم کا ایک زندہ نمونہ تھے۔

اپنی تقریر کے آخر میں حضرت سیدہ موصوفہ نے فرمایا کہ ہماری نجات ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہے۔ اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ہر قول و فعل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں آپ کی تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی اور اول سے آخر تک کامل توجہ اور انہماک کے ساتھ سنی گئی آپ کی تقریر کے بعد امۃ الحلیم صاحبہ نے نظم پڑھی اور پھر امۃ الرشید شوکت صاحبہ نے مختصر تقریر فرمائی۔ آخر میں محترمہ امۃ المجید صاحبہ نے مقامی لجنہ کی طرف سے حضرت سیدہ موصوفہ اور جملہ مستورات کا شکریہ ادا کیا۔

لجنہ اماء اللہ اوکاڑہ سے خطاب

ایک بجے کے قریب حضرت سیدہ موصوفہ منٹگمری سے واپس روانہ ہوئیں۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ اوکاڑہ کی درخواست پر آپ نے اوکاڑہ میں بھی کچھ عرصہ قیام فرمایا اور مقامی لجنہ کے اجلاس میں شرکت فرمائی۔ جس میں مقامی مستورات کے علاوہ ارد گرد کے دیہات مثلاً گوگیرہ۔ دیپالپور بنگلے والا اور چکوک ۳۵ ۲ ۵ ۔ ۳۲ و ۲۲ کی احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔ اس موقعہ پر امۃ الحمید صاحبہ بی اے نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ سیدہ مبارکہ سعادت اور نگہت رشید صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ سیکرٹری لجنہ اوکاڑہ نے سپاسنامہ پیش کیا جس کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے خطاب فرمایا اور مستورات کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں آپ نے مقامی جماعت کی مساعی سے قائم شدہ احمدیہ ماڈل سکول کا معائنہ بھی فرمایا اور سکول کے رجسٹر پہ تعریفی ریمارک تحریر فرمائے بعد ازاں آپ بذریعہ کار واپس ربوہ روانہ ہو گئیں۔ اس سفر میں خاکسارہ کے علاوہ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ مصباح اور محترمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ کو بھی حضرت سیدہ موصوفہ کی معیت کا شرف حاصل رہا۔

امۃ اللطیف جنرل سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

تحریک جدید کے ایک مخلص آنریری کارکن کیلئے
درخواست دعا

ہمارے انسپکٹر تحریک جدید متعلقہ لاہور اپنی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب دی سائیکل ہاؤس نیلہ گنبد لاہور (مرکزی سیکرٹری تحریک جدید) ۔/۳۰۰ روپے کا وعدہ برائے تعمیر مسجد سوئٹزرلینڈ بھجواتے ہوئے احباب جماعت سے اپنے کاروبار میں مزید ترقی کے لئے دعاؤں کے متمنی ہیں۔ مکرمی میاں صاحب موصوف تحریک جدید کے بڑے مخلص آنریری کارکن ہیں ـــــ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے کاروبار میں غیر معمولی برکت نازل فرما کر انہیں بیش از پیش خدمت دین کی توفیق بخشتا رہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کا سالانہ تربیتی جلسہ

اہم دینی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال پھر اپنی سابقہ روایات کے مطابق جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کا سالانہ جلسہ میلہ اسپال کے موقعہ پر ۲۶-۲۷-۲۸ فروری کو منعقد ہوا جس میں مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ مکرم مولانا عبدالحکیم صاحب جوزا مکرم مولوی محمد صادق صاحب ساٹری و مولوی عبدالرحمٰن مبشر صاحب کی شمولیت کے علاوہ خود مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد بندہ کی خواہش پر جماعتہائے ضلع ہذا کی تربیت کے لئے خاص طور پر تشریف لائے۔

جلسہ کے کل ۵ اجلاس ہوئے۔ جن میں علمائے کرام نے توحید باری تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور آنحضور کے فیوض و برکات احیائے اسلام مجالس قرآن مجید۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت۔ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور دنیا کے کناروں تک تبلیغ اسلام۔ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم۔ جماعت احمدیہ کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ جماعتی تربیت و اصلاح وغیرہ مضامین پر روشنی ڈالی۔ جلسہ میں جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں کی تمام جماعتوں کے نمائندگان شریک ہوئے۔ ملتان سے مکرم ملک عمر علی احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان شہر نے بھی شرکت فرمائی۔

مہمانوں کے قیام و طعام کی ذمہ داری مقامی جماعت نے ادا کی۔ مستورات کے لئے علیحدہ پردہ کا انتظام تھا۔ بفضلہ ایزدی جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ امسال سالہائے سابق کی نسبت جماعت کے افراد کی اور سامعین کی تعداد زیادہ رہی۔ مورخہ ۲۷ کو رات کے اجلاس سے پہلے جماعت ہائے ضلع ڈیرہ غازیخاں کے جملہ عہدہ داران سے جناب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے ملاقات فرمائی اور ضروری ہدایات دیں۔

اس موقعہ پر ملک نسیم احمد صاحب وکیل نے اپنے چند معزز احباب کو اپنے ہاں ٹی پارٹی پر بلایا اور اس طرح ان سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔

محمد عثمان مبشر مدرس عفی عنہ امیر جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں

مراسلہ

ضلع منٹگمری میں چیچک کی وبا اور محکمہ صحت

ہمارے علاقہ میں تقریباً ایک ماہ سے چیچک کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ دو دفعہ محکمہ صحت کے افسران کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ مگر محکمہ متعلقہ کی طرف سے کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ اب چیچک کی وبا زوروں پر ہے۔ میں اخبار الفضل کے ذریعہ افسران محکمہ صحت کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کی درخواست کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ احباب کرام عاجزانہ الحاح سے بارگاہ ایزدی میں دعا فرماویں کہ وہ اپنے خاص فضل و کرم سے ہمارے بچوں کو اس موذی مرض سے بچائے اور جو بیمار ہیں انہیں اپنے فضل سے جلد شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر ناصر احمد خان محمود ہوشیار پوری چک ۲۸۵ ای بی ضلع منٹگمری

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل احباب جہاں کہیں بھی ہوں اپنے موجود مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر کسی دوسرے دوست کو ان میں سے کسی کے متعلق علم ہو تو نظارت ہذا کو ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ فرمادیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

۶۲۔ عبدالحلیم صاحب۔ ڈاڈر سینی ٹوریم ضلع ہزارہ
۶۳۔ صوبیدار گل محمد صاحب پنجاب رجمنٹ لنڈی کوتل
۶۴۔ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ٹل ضلع کوہاٹ
۶۵۔ چوہدری مقصود احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس کھپرو ضلع سانگھڑ
۶۶۔ اقبال احمد صاحب۔ اوورسیر ٹنڈو باگو ضلع حیدرآباد
۶۷۔ غلام محمد صاحب معرفت لالہ چنال صاحب دکاندار ریلوے سٹیشن نور آباد ضلع سانگھڑ
۶۸۔ نذیر احمد صاحب ولد عبداللہ صاحب گوٹھ محبت خان معرفت راجا گوٹھ براستہ ٹنڈو محمد خاں
۶۹۔ محمود احمد صاحب بچہ بمقام کھوکھر فارم براستہ ٹنڈو الہ یار۔ ضلع حیدرآباد
۷۰۔ ماسٹر فیض بخش صاحب پنگریو براستہ نوکوٹ۔ ضلع حیدرآباد۔

ضروری اعلانات

مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ کا قابل قدر نمونہ

امسال تحریک جدید کے وعدہ جات بھجوانے میں بچوں کی بھی بعض قابل قدر مثالیں سامنے آئی ہیں حال ہی میں مکرم مبشر احمد صاحب پال ناظم اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ شہر اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ نے چھوٹی چھوٹی رقوم نقد ادا کر کے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور ۶۰/۱۱۱ روپے بھجواتے ہوئے دعا کی درخواست کی ہے۔ ان تمام بچوں کے لئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی حضور نے اس رقم کو قبول فرماتے ہوئے "جزاکم اللہ احسن الجزاء" فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مجلس کے عمل کو تمام مجالس کے لئے تحریک و ترغیب کا ذریعہ بنائے۔

وکیل المال اول تحریک جدید

انگریزی رسالہ دی مسلم ہیرلڈ کا خاص نمبر

ہمارا ارادہ ہے کہ لندن مشن سے شائع ہونے والے ماہوار انگریزی رسالہ دی مسلم ہیرلڈ کے ماہ جون کا شمارہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے سوانح و سیرۃ پر مشتمل ہو۔ انگریزی دان اہل قلم احباب سے درخواست ہے کہ اپنے مضامین خاکسار کے نام جلد بھجوا دیں۔ اگر کسی دوست کے پاس حضرت میاں صاحب کی تصاویر ہوں تو وہ بھی بھجوا کر ممنون فرماویں۔ بلاک بن جانے کے بعد تصاویر واپس کر دی جائیں گی۔

(خاکسار بشیر احمد رفیق ایڈیٹر دی مسلم ہیرلڈ۔ لندن)

جماعت کی ترقی کا راز:۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فرماتے ہیں:۔

"قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اگلی قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں۔ جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوئی ہو۔ (الفضل ۲۲ مئی ۳۸)

عہدیداران جماعت توجہ فرمائیں۔ کہ انہیں حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی جماعت کے بچوں کی تربیت کے لئے کیا کچھ کرنا چاہیئے۔

کم از کم وہ حضور کی خواہش کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ قائم کر کے سب بچوں کو اس کے پروگرام میں شمولیت کے لئے تیار کریں۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کے نظام اور کام کے متعلق معلوماتی لٹریچر مفت مل سکتا ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

انسپکٹران تحریک جدید کو نقد ادائیگی کا مسئلہ

ایک جماعت کی اطلاع کے مطابق بشیر احمد صاحب خادم سابق انسپکٹر تحریک جدید (جو کچھ عرصہ ہوا کام سے فارغ کر دئے گئے ہیں) نے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کچھ چندہ جات خود نقد وصول کئے ہیں۔ اگرچہ رقم مذکورہ داخل خزانہ ہو چکی ہے لیکن احباب جماعت نوٹ فرمالیں۔ کہ ہمارے انسپکٹران کو چندہ جات خود نقد وصول کرنے کی اجازت نہیں۔ البتہ مقامی محصل کے ساتھ تحریص و ترغیب کے لئے ان کا جانا ضروری ہے۔ وہ جب کبھی کسی جماعت میں پہنچیں۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرمائیں اور مرکزی رقوم چندہ جات بذریعہ ڈاک یا کسی مقامی کارکن کے ذریعہ بھجوایا کریں۔

وکیل المال تحریک جدید

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم عزیزم عبداللطیف صاحب منور امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ انہیں اور دیگر تمام احمدی بچوں کو کامیاب کرے۔ آمین نیز میری والدہ صاحبہ اور میرے لئے دعا فرمائیں خداوند کریم ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے آمین

سید تنویر احمد ابن سید علی احمد صاحب بانوی مرحوم محلہ دارالرحمت ربوہ

۲۔ اخی المکرم قاضی محمد حسین صاحب بی اے۔ بی ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر بعارضہ بواسیر تقریباً آٹھ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں باوجود کافی علاج معالجہ کے ابھی تک مرض میں کمی نہیں ہوئی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ماسٹر علی محمد احمدی ہیڈ ماسٹر [illegible]

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۴ مارچ بھارتیہ جن سنگھ کی ورکنگ کمیٹی نے آج ایک قرارداد میں مطالبہ کیا کہ "چین نے بھارت کے جن علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے اسے بزور خالی کرایا جائے۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ - بھارت کے نائب وزیر خارجہ مسٹر دنیش سنگھ نے کل پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ لنکا سے بھارتی باشندوں کو نکالنے کی رفتار تیز ہوگئی ہے اور پچھلے سال ستمبر سے اب تک ایک لاکھ ستر ہزار بھارتی نکالے جا چکے ہیں انھیں جنوبی ہندوستان کے مختلف مقامات پر بسایا جا رہا ہے

مسٹر دنیش سنگھ نے کہا کہ بھارتی باشندوں کو واپس بھیجنے کی جو پالیسی لنکا کی حکومت نے اپنائی ہے اس کے نتیجہ میں بہت سے ایسے بھارتیوں کو بھی لنکا سے نکلنا پڑا ہے جو وہاں کئی پشتوں سے رہتے تھے۔

• - نئی دہلی ۱۴ مارچ - نظام حیدرآباد گزشتہ کئی دنوں سے شدید بخار میں مبتلا ہیں اور ان کی حالت بدستور تشویشناک ہے نظام حیدرآباد کی عمر ۷۹ برس ہے۔

نئی دہلی ۱۴ مارچ - مقبوضہ کشمیر کے نئے وزیراعظم مسٹر جی ایم صادق نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کا گورنر بھارتی صدر کا نامزد ہونا چاہیئے اور نام نہاد اسمبلی کو اس کے انتخاب کا اختیار نہ دیا جائے انھوں نے ریاست کو بھارت میں ضم کرنے کے سوال پر بھارتی آئین کی دفعہ ۳۷۰ کو منسوخ کرنے کی بجائے اس میں مناسب ترمیم کی حمایت کی اور کہا کہ اگر اس کو فوراً منسوخ کیا گیا تو ریاست کو قطعی طور پر بھارت میں ضم کرنے کی راہ میں دشواریاں پیدا ہونے کا خدشہ ہے

• - نئی دہلی ۱۴ مارچ کل ہولی کے موقع پر بھارت کے صنعتی شہر احمد آباد میں فرقہ وارانہ فساد ہوگیا جس میں ابتدائی اطلاعات کے مطابق تین افراد ہلاک اور دو زخمی ہوئے

معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ کئی دن سے شہر میں شدید فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلی ہوئی تھی اور کسی وقت بھی فساد پھوٹ سکتا تھا لیکن اس کے باوجود حکام نے صورت حال پر قابو پانے کے لئے پہلے سے کسی قسم کی احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کی تھیں۔

• - کراچی ۱۴ مارچ - امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر فلپس ٹالبوٹ ۱۱ مارچ کو کراچی پہنچیں گے امریکی سفارت خانہ کے ذرائع کے مطابق ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مسٹر ٹالبوٹ پاکستانی حکام سے کسی مسئلہ پر بات چیت کریں گے کراچی کے بعض دوسرے اخبارات کی اطلاع کے مطابق کل پاکستانی ذرائع نے اس امر سے لاعلمی کا اظہار کیا کہ مسٹر فلپس ٹالبوٹ کشمیر کے بارے میں کوئی نیا منصوبہ لے کر پاکستان آرہے ہیں۔

• - کراچی ۱۴ مارچ - سنٹرل پرمیشن کمیٹی نے گزشتہ جمعہ کو راولپنڈی میں اپنے اجلاس کے دوران دس نئے منصوبوں کی منظوری دی ان میں سے ایک منصوبہ کپڑے کی صنعت کی مشینری تیار کرنے سے متعلق ہے یہ کارخانہ کھیوڑہ میں قائم کیا جائے گا اور اس پر اخراجات کا تخمینہ چالیس لاکھ روپیہ ہے اس میں سے بیرونی سرمایہ کاری کا حصہ قریباً پچیس لاکھ روپیہ ہے

سنٹرل پرمیشن کمیٹی نے جن نئے کارخانوں کی منظوری دی ہے ان میں سے ایک کارخانہ سبزیوں اور پھلوں کو ڈبوں میں بند اور محفوظ کرنے کا ہوگا یہ کارخانہ بیس لاکھ روپیہ سے مغربی پاکستان کے شمالی حصہ میں قائم کیا جائے گا اور اس کی تعمیر وغیرہ کے اخراجات پاکستان کا صنعتی ترقیاتی بنک غیر ملکی زرمبادلہ کے ایک قرضہ میں سے برداشت کرے گا۔

• - برلن ۱۴ مارچ - کل یہاں اعلان کیا گیا کہ فرانس کے سابق وزیر اطلاعات اور صدر ڈیگال کی مخالف خفیہ فوجی تنظیم کے لیڈر موسیو جیکوس سوسنیل کو سوئٹزرلینڈ سے نکال دیا گیا ہے ہفتہ کے روز انھیں لوزیانہ کے ایک ہوٹل سے گرفتار کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ فوری طور سے ملک سے چلے جائیں اب انھوں نے اٹلی میں پناہ لی ہے۔

• - کراچی ۱۴ مارچ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ کراچی ماسکو اور پیکنگ کے درمیان پی آئی اے کی ہوائی سروسیں غالباً اس سال اپریل کے آخری ہفتہ میں شروع ہو جائیں گی۔

• - نیویارک (اقوام متحدہ) ۱۴ مارچ قبرص کے ترک نائب صدر ڈاکٹر فاضل کوچک نے صدر مکاریوس کے اس فیصلہ کے خلاف اقوام متحدہ سے سخت احتجاج کیا ہے جس کا مقصد عالمی فوجوں میں اضافہ کرنا ہے انھوں نے کہا کہ قبرص کے آئین کے تحت ایسا فیصلہ نائب صدر اور صدر کے درمیان سمجھوتہ سے ہی کیا جا سکتا ہے لیکن اس ضمن میں صدر نے ان سے کوئی مشورہ نہیں کیا۔

• - لاڑکانہ ۱۴ مارچ - پاکستان کی خارجہ پالیسی اس کے دس کروڑ باشندوں کے جذبات کی آئینہ دار ہے" یہ بات وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے لاڑکانہ سٹی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے ایک اجلاس میں سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہی وزیر خارجہ نے کہا ملک کی خارجہ پالیسی صدر محمد ایوب خان نے عوامی خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے وضع کی ہے حفاظتی کونسل میں تنازعہ کشمیر پیش کرنے کے متعلق آپ نے کہا "ہمیں اس ضمن میں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے اس کی وجہ عوامی حمایت اور کشمیری عوام کا جاندار اور صحیح موقف ہے" مسٹر بھٹو نے کہا حفاظتی کونسل کے نمائندوں نے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی جو حمایت کی وہ تمام پاکستانیوں اور کشمیریوں کی کامیابی ہے۔

مسلم لیگ کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر بھٹو نے کہا جب تک جماعت کی تنظیم مضبوط بنیادوں پر نہیں ہوتی اقتصادی و معاشرتی امور میں اور سیاسی طور پر ملک کا ترقی پذیر ہونا ممکن نہیں ہوگا آپ نے عوام پر زور دیا کہ وہ مسلم لیگ کو مضبوط بنانے میں سرگرم تعاون اشتراک کریں۔

• - الجزیرہ ۱۴ مارچ - الجزائر کے صدر احمد بن بیلا نے افریقی ملکوں میں اپنی قیادت منوانے کے لئے زبردست جدوجہد شروع کردی ہے مغربی مبصروں نے الجزیرہ سے خبر دی ہے کہ صدر بن بیلا افریقی ملکوں میں صدر ناصر کی جگہ لینا چاہتے ہیں اور انھیں افریقی ملکوں میں مقبولیت حاصل ہو رہی ہے انہی ذرائع کے مطابق صدر بن بیلا نے افریقی ملکوں میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کے لئے چین اور کیوبا کے کمیونسٹوں کو بھی اپنے ملک میں اڈے قائم کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

• - واشنگٹن ۱۴ مارچ - امریکی محکمہ ہوا بازی کے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ کا ایک مسافر بردار طیارہ جس میں پچاسی مسافر سوار تھے لاپتہ ہو گیا ہے خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ طیارہ کیلیفورنیا کے علاقہ میں کہیں گر کر تباہ ہو گیا ہے۔

• - ۱۴ مارچ مغربی جرمنی کی بجٹ پارلیمانی کمیٹی نے ملک کے چانسلر کی رہائش گاہ کی تعمیر کے لئے پینتیس لاکھ ساٹھ ہزار روپے کا مطالبہ زیر بحث کیا تھا جس میں سوشلسٹ ارکان کی مخالفت کی بنا پر گیارہ لاکھ روپے کی کمی کردی گئی اور اس طرح چانسلر کی رہائش گاہ کی تعمیر کے مسئلہ پر جو سیاسی بحث چل نکلی تھی ختم ہوگئی ہے - چانسلر کی رہائش گاہ کی تعمیر کا جو منصوبہ بنایا گیا ہے اس کے مطابق سرکاری مہمانوں کے استقبال کے لئے جو کمرے تعمیر کئے جائیں گے ان پر ستر لاکھ روپے لاگت آئے گی جس میں ڈاکٹر ہارڈ اور ان کی بیوی کا اور زینے رہیں گے اسے سات لاکھ چالیس ہزار روپے کی لاگت سے تعمیر کرایا جائے گا واضح رہے کہ آجکل جس مکان میں چانسلر ڈاکٹر ارہارڈ رہتے ہیں معمولی اور چھوٹا سا مکان ہے جس میں معزز مہمانوں کی چانسلر کے عہدہ کے مطابق پذیرائی اور پہنچ ممکن نہیں۔

• - کمپالا ۱۴ مارچ برطانیہ کے وزیر امور دولت مشترکہ مسٹر سنڈیز مشرقی افریقہ کے ملکوں کے دورہ پر یہاں پہنچ گئے وہ ٹانگانیکا اور کینیا کا بھی دورہ کریں گے۔

برطانوی دفتر امور دولت مشترکہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ وہ مشرقی افریقہ کے ملکوں میں باہمی دلچسپی اور دفاعی امور پر تبادلہ خیال کریں گے علاوہ ازیں ان برطانوی فوجی دستوں کی واپسی کے بارے میں بھی بات چیت مکمل کی جائے گی جنہیں ان ملکوں میں فوجی بغاوتیں فرو کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔

"بھارتی حکومت اپنی مسلم آبادی کا وجود ختم کرنا چاہتی ہے"

(ایوب خان)

"پاکستان بھارت جانیوالے ہندوؤں کو واپس لینے پر آمادہ ہے"

جیسور ۵ مارچ۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ میری حکومت یہ چاہتی ہے کہ جو ہندو حالی ہی میں ہمارے ہاں سے بھارت گئے ہیں وہ واپس آ جائیں۔ آپ نے کہا بھارت کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے علاقہ سے نکالے ہوئے مسلمانوں کو واپس لینے پر تیار ہو جائے۔ صدر ایوب نے کہا میں نہیں جانتا کہ بھارت اپنے ہاں اقلیتوں کے لئے امن کی فضا قائم کرنے پر تیار ہے یا نہیں۔ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ بھارت کی حکومت اور وہاں کے متعصب ہندو بھارت کی مسلمان آبادی کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔

صدر کل جیسور سے پندرہ میل دور ایک مہاجر کیمپ میں پناہ گزینوں سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ جو بدقسمت بھارتی مسلمان مشرقی پاکستان میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے ہیں حکومت انہیں آباد کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ صدر ایوب نے بھارتی مسلمانوں پر توڑے جانے والے مظالم کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ان مسلمانوں کو محض اس لئے پاکستان میں دھکیلا گیا ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ صدر نے پناہ گزینوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے آپ کو نئی صورت حال کے مقابلہ اور بدلے ہوئے حالات کے تحت نئی زندگی بسر کرنے کے لئے تیار کریں۔ آپ نے مہاجرین سے کہا کہ وہ ماضی کی تلخیوں کو بھول جائیں اور ملک کے مختلف حصوں میں پھیل کر مختلف پیشے اختیار کریں تاکہ انہیں اپنے آپکو آباد کرنے میں آسانی ہو۔ صدر ایوب نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ بھارت کی حکومت اور وہاں کے متعصب ہندو بھارت کی مسلمان آبادی کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔

صدر محمد ایوب نے آج جیسور اور اس کے آس پاس کے مہاجر کیمپوں کا معائنہ کرتے ہوئے مظلوم بھارتی مسلمانوں کی ڈھارس بندھائی۔ مہاجرین نے صدر ایوب کو بتایا کہ ہندو غنڈوں نے ان کے بال بچوں اور رشتہ داروں کو انتہائی بے دردی سے ذبح کیا اور بھارتی پولیس پاس کھڑی تماشا دیکھتی رہی اس کے بعد بھارتی پولیس نے ہمیں زبردستی پاکستان کے علاقہ میں دھکیل دیا مہاجرین سخت سہمے ہوئے تھے اور انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں صدر سے درخواست کی کہ انہیں واپس بھارت نہ بھیجا جائے۔ صدر ایوب مہاجرین کی درد بھری داستان سن کر سخت کبیدہ خاطر ہوئے آپ کی آواز فرط غم سے رندھی ہوئی تھی۔ آپ نے کہا بھارت میں معصوم اور بے یار و مددگار مسلمانوں پر ہندوؤں نے جو وحشیانہ مظالم ڈھائے ہیں اور اذیت پہنچائی ہے اس سے مجھے سخت دکھ ہوا ہے ان پر یہ مظالم اس لئے ڈھائے گئے کیونکہ ان کا مذہب اکثریتی فرقہ سے مختلف ہے۔

وزیراعظم ایران مستعفی ہو گئے

تہران ۵ مارچ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ایران کے وزیر اعظم مسٹر اسد اللہ عالم نے استعفا دے دیا ہے تاہم شاہ ایران نے ابھی اسے منظور نہیں کیا۔ ان ذرائع کے مطابق شاہ نے وزیر اعظم سے کہا ہے کہ وہ پارلیمنٹ میں نیا بجٹ پیش کریں اور فی الحال اپنے عہدہ پر کام کرتے رہیں۔ یاد رہے کہ گذشتہ اتوار کو یہ اطلاع ملی تھی کہ وزیر اعظم اسد اللہ عالم آئندہ چوبیس گھنٹوں میں مستعفی ہو جائیں گے تاکہ "ایران نو" پارٹی کی حکومت قائم ہونے دیں جسے کہ پارلیمنٹ میں قطعی اکثریت حاصل ہے۔ باخبر ذرائع نے گزشتہ شب بتایا کہ "ایران نو" کے سیکرٹری جنرل حسن علی منصور کو دو تین ہفتہ کے اندر نئی حکومت کی تشکیل کے لئے دعوت دی جائے گی۔

مٹی کا تودہ گرنے سے دو افراد ہلاک

لائل پور ۵ مارچ۔ چک نمبر ۲۲۵ ر۔ب ملکھانوالہ علاقہ تھانہ صدر میں دو اشخاص جو ٹیوب ویل نصب کرنے کے لئے کھدائی کر رہے تھے وہ مٹی کا ایک تودہ گر جانے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ حادثہ کی تفصیل یہ ہے کہ ملکھانوالہ کا ایک کاشتکار منظور اور ایک مزدور محمد شفیع کافی گہرائی پر مٹی کھودنے میں مصروف تھے کہ اچانک اوپر سے مٹی کا ایک تودہ آ گرا جس سے محمد شفیع موقع پر ہی ہلاک ہو گیا منظور کو ہسپتال لایا جا رہا تھا کہ وہ راستہ میں جان بحق ہو گیا۔

اڈیٹوریل

بقیہ صفحہ ۲

بھی اسی زمانہ کی اقوام کی طرف منسوب کر دی۔"

(ہفت روزہ لاہور ۲ مارچ ۶۴ء صفحہ ۸)

آج اسلام کی یہ حالت ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر دنیا کی آئندہ فلاح اسلام کے ساتھ وابستہ ہے تو اسلام کو اس حالت سے کس طرح نکالا جائے۔ سینکڑوں دماغ اس پر سوچتے ہیں اور سوچ رہے ہیں۔ سینکڑوں تحریکیں چلائی گئی ہیں۔ کتابیں تصنیف ہوئی ہیں۔ لٹریچر شائع ہوا ہے۔ کئی ایک مصلحین کھڑے ہوئے ہیں مگر یہ سب کچھ انتہائی کوشش کے باوجود اسلام کو فعال بنانے میں ناکام ہوا ہے۔ اکثر ایسی جماعتوں اور افراد کو شیطانی تہذیب سیاست اور لادینی تحریکیں کھا گئی ہیں جو جماعت یا فرد کھڑا ہوتا ہے وہ اس طوفان میں غرق ہو جاتا ہے۔ آخر اس کا علاج کیا ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ ایک مصلح ربانی ہی اسلام کو از سر نو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں فعال بنا سکتا ہے۔ ماسٹر ابیر عالم نے متین لشکری سے کہیں بڑھ کر اس کی وضاحت کی ہے۔ (باقی)

اصلاح و تربیت کے لئے ہفتہ منایا جائے

۴ اپریل سے ۱۰ اپریل تک

مجلس مشاورت کے فیصلہ کے ماتحت سٹینڈنگ کمیٹی کا ۳ نومبر ۶۳ء کو اجلاس ہوا تھا کمیٹی نے اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں ذیل کی تجاویز منظور فرمائیں:۔

۱۔ ۶۴ء میں اصلاح و تربیت کا ہفتہ منایا جائے گا جس میں نماز باجماعت کی اہمیت بیان کی جائے گی اور سوائے معذوروں کے سو فیصدی حاضری کی کوشش کی جائے گی۔

۲۔ پاکستانی جماعتوں میں مربیان کے وفود کی صورت میں دورے کرائے جائیں گے جن میں تنازعات والی جماعتوں کو خاص طور پر مد نظر رکھا جائے گا اور اصلاحی کمیٹیوں کی امداد سے کوشش کی جائے گی کہ سب تنازعات کو ختم کیا جائے۔

۳۔ سال ۶۴ء میں شعار اسلامی کی پابندی پردہ کی ترویج اور ترک تمباکو نوشی کی تلقین خاص طور پر کی جائے گی۔

اس فیصلہ کے مطابق نظارت ہذا اعلان کرتی ہے کہ احباب جماعت ۴ اپریل سے ۱۰ اپریل تک ہفتہ منائیں اور موثر کارروائی کر کے رپورٹیں بھجوائیں اور تجویز ۲ کے متعلق تنازعات کے متعلق رپورٹ فوراً کی جائے تاکہ وفود بھجوانے وقت ان جماعتوں کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)